مکہ مکرمہ اور کعبۃ اللہ کے فضائل۔

تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے! اور اگر میری قوم مجھے تجھ کو چھوڑنے پر مجبور نہ کرتی تو میں تیرے علاوہ کسی اور زمین پر سکونت اختیار نہ کرتا۔(سنن الترمذی:3925وصححہ الألبانی)

جمع وترتیب: محمد قاسم

مکہ مکرمہ اور کعبۃ اللہ کے فضائل

الحمدللہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔

مکہ مکرمہ اللہ تعالیٰ کا مقدس اور حرمت والا شہر ہے۔ یہی وہ شہر ہے جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی اہلیہ سیدہ ہاجرہ علیہا السلام اور شیر خوار بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو ٹھہرایا۔ یہی وہ بابرکت سرزمین ہے جہاں نبی آخر الزماں سیدنا محمد ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی، آپ ﷺ پر پہلی وحی نازل ہوئی، اور آپ ﷺ نے توحید و سنت کی دعوت کا آغاز فرمایا۔

مکہ مکرمہ کی عظمت قرآن مجید میں۔

مکہ مکرمہ، اللہ اور اس کے رسول جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا محبوب شہر ہے، اس شہر کو آج سے تقریباً چار ہزار سال پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اہلیہ سیدہ ہاجرہؑ اور اپنے شیر خوار بیٹے سیدنا اسماعیل علیہ السلام کو یہاں ٹھہرا کر آباد کیا تھا، اسی شہر میں نبی آخر الزماں سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی، اسی مقدس شہر میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر تاج نبوت رکھا گیا اور اسی مبارک شہر میں ہمارے پیارے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی الٰہی کا نزول ہوتا تھا اور آسمان سے رشد و ہدایت کے فرمان آتے تھے، اسی مقدس شہر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی شمع جلائی، ظلم و شر، شرک و بت پرستی کی تاریکیوں میں ڈوبی دنیا کو توحید و سنت کے نور سے روشن کیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی وحدانیت کا جھنڈہ بلند کرتے ہوئے یہاں سے اسلام کی عالم گیر تحریک شروع کی جس نے ساری دنیا کو اسلام سے آشنا کیا، اسی شہر میں بیت اللہ موجود ہے جو پوری دنیا کے مسلمانوں کی نماز کا محور و مرکز ہے، مکہ مکرمہ اسلام کا پہلا شہر ہے، جہاں سے اسلام کا آغاز ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس شہر کی قسم اٹھاتے ہوئے فرمایا:

لَآ أُقۡسِمُ بِهَٰذَا ٱلۡبَلَدِ (البلد : 1) میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں!

وَأَنتَ حِلُّۢ بِهَٰذَا ٱلۡبَلَدِ (البلد : 2) اور تو اس شہر میں رہنے والا ہے۔

مکہ شہر کی قسم اٹھانے کے بعد (وَأَنتَ حِلُّۢ بِهَٰذَا ٱلۡبَلَدِ) کہنے میں ایک لطیف اشارہ موجود ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے اظہارِ محبت کر رہے ہیں کہ مجھے اس شہر سے اس لیے محبت ہے کہ آپ اس میں رہتے ہیں۔ انسانوں میں بھی یہ چیز دیکھی گئی ہے کہ بندے کا محبوب جس علاقے میں رہتا ہو بندے کو وہ علاقہ بہت پسند ہوتا ہے۔ جیسا کہ امرو القیس اپنے دوست کے گھر کے پاس سے گزرا تو کہنے لگا :

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيبٍ وَمَنْزِلِ

بِسِقْطِ اللِّوَى بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ

اے دونوں دوستو)، ذرا ٹھہرو تا کہ ہم اپنے دوست اور اس کے گھر کی یاد تازہ کر کے رولیں جو ریت کے ٹیلے کے آخر پر مقامات دخول اور حومل کے درمیان واقع ہے

اللہ تعالیٰ اس شہر کی قسم کھا کر کہتے ہیں:

وَٱلتِّينِ وَٱلزَّيۡتُونِ (التین: 1) قسم ہے انجیر کی! اور زیتون کی!

وَطُورِ سِينِينَ (التین: 2) اور طور سینین کی!

وَهَٰذَا ٱلۡبَلَدِ ٱلۡأَمِينِ (التین: 3) اور اس امن والے شہر کی!

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مکرمہ سے محبت۔

ہجرت کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (الحَزوَرَة) مقام پر کھڑے ہو کر (مکہ مکرمہ کو مخاطب کر کے) یہ فرمایا:

وَاللّٰہِ إِنَّکِ لَخَیْرُ أَرْضِ اللّٰہِ، وَأَحَبُّ أَرْضِ اللّٰہِ إِلَی اللّٰہِ، وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْکِ مَا خَرَجْتُ

اللہ کی قسم! تم اللہ کی بہترین اور اس کو سب سے محبوب زمین ہو اور اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ جاتا تو میں تجھے کبھی نہ چھوڑتا۔

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو مخاطب ہو کر یوں فرمایا:

(مَا أَطْیَبَکِ مِنْ بَلَدٍ، وَأَحَبَّکِ إِلَیَّ، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمِي أَخْرَجُوْنِي مِنْکِ مَا سَکَنْتُ غَیْرَکِ) (سنن الترمذی:3925 وصحہ الألبانی)

تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے! اور اگر میری قوم مجھے تجھ کو چھوڑنے پر مجبور نہ کرتی تو میں تیرے علاوہ کسی اور زمین پر سکونت اختیار نہ کرتا۔

یہ امن والا شہر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَهَذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ (التین : 3) اور اس امن والے شہر کی (قسم!)

ابراہیم علیہ السلام نے اس کے امن کے لیے دعا کی تھی: رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ (البقرۃ:126) اے میرے رب! اس (جگہ) کو ایک امن والا شہر بنادے۔ اور اس کے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے۔

اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور مکہ معظمہ کو امن والا شہر بنا دیا۔ اب حرم کی حدود میں کسی کا خون بہانا، اس کے درختوں کو کاٹنا، شکار کو بھگانا وغیرہ جائز نہیں اور رزق کی وہ

فراوانی فرمائی کہ مکہ میں کھیتی باڑی نہ ہونے کے باوجود وہاں سارا سال دنیا بھر کے تازہ پھل اور ہر قسم کا غلہ اتنی فراوانی سے ملتاہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی دعاکی قبولیت آنکھوں سے نظر آتی ہے۔

مکہ میں داخل ہونے والا ہر شخص امن میں ہے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا (آل عمران:97)اور جو کوئی اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا۔ حتی کہ جاہلیت میں بھی آدمی اپنے دشمن کو دیکھتا مگر اسے کچھ نہ کہتا۔ اسلام نے اس احترام کو باقی رکھا، بلکہ اس میں تاکید اور اضافہ کیا۔ صحیح بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی لمبی حدیث میں زمزم کے نمودار ہونے کے بعد فرشتے کے ام اسماعیل علیہما السلام کو تسلی دینے کا ذکر ہے، تو فرشتے نے اس سے کہا:فَقَالَ لَهَا الْمَلَكُ لاَ تَخَافُوا الضَّيْعَةَ فَإِنَّ هَهُنَا بَيْتَ اللَّهِ، يَبْنِي هَذَا الْغُلاَمُ وَأَبُوهُ وَإِنَّ اللَّهَ لاَ يُضِيعُ أَهْلَهُ) بخاري:٣٣٦٤

تم ضائع ہونے سے مت ڈرو، کیونکہ یہاں اللہ کا گھر ہے، یہ لڑکا اور اس کا باپ اسے بنائے گا اور اللہ اس کے رہنے والوں کو ضائع نہیں کرے گا۔

مکہ مکرمہ، حرمت والا شہر ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ، وَأَمْوَالَكُمْ، وَأَعْرَاضَكُمْ، بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا (بخاري67)

یقیناتمہاری جانیں اور تمہارے مال اور تمہاری آبرو تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جس طرح آج کے دن کی حرمت تمہارے اس مہینے اور اس شہر میں ہے۔اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

(صحیح البخاری:1834، صحیح مسلم:1353

بے شک اس شہر کو اللہ تعالیٰ نے اس دن سے حرمت والا قرار دیا جب سے اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور وہ قیامت تک اللہ کی حرمت کے ساتھ حرمت والا ہی رہے گا۔

مکہ مکرمہ میں قتال حرام ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ الْقِتَالُ فِيهِ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ يَحِلَّ لِي إِلَّا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ(صحیح البخاری:1834، صحیح مسلم:1353)

مجھ سے پہلے کسی شخص کیلئے اس میں جنگ کرنا حلال نہیں تھا اور مجھے بھی محض دن کی ایک گھڑی اس میں جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس کے بعد وہ قیامت تک اللہ کی حرمت کے ساتھ حرمت والا ہی رہے گا۔

مکہ کے درخت، گھاس، شکار حتی کہ کانٹے تک نہ کاٹے جائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ، وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا، وَلَا يُخْتَلٰى خَلَاهَا

اس کا کانٹا (تک) نہ کاٹا جائے، اس کا شکار نہ بھگایا جائے، اس میں گری ہوئی چیز کو صرف وہ شخص اٹھائے جو اس کا لوگوں میں اعلان کرے اور اس کا گھاس بھی نہ کاٹا جائے۔ چنانچہ عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِقَيْنِهِمْ وَلِبُيُوتِهِمْ

اے اللہ کے رسول! صرف اذخر گھاس کی اجازت دے دیجئے کیونکہ اس سے سنار اور لوہار فائدہ اٹھاتے ہیں اور مکہ والے اسے اپنے گھروں کی چھتوں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِلَّا الْإِذْخِرَ (صحیح البخاری:1834، صحیح مسلم:1353) ٹھیک ہے، اذخر کو کاٹنے کی اجازت ہے۔

حرم مکہ کے بارے میں برا سوچنا بھی دردناک عذاب کا سبب ہے۔

وَمَنْ يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ (الحج : 25)

اور جو بھی اس میں کسی قسم کے ظلم کے ساتھ کسی کج روی کا ارادہ کرے گا ہم اسے دردناک عذاب سے مزہ چکھائیں گے۔

یعنی حرم کے جانوروں کو ذبح کرنا، اس کے درختوں کو کاٹنا، کسی کی گم شدہ چیز ہڑپ کرنے کی نیت سے اٹھانا، اس میں ذخیرہ اندوزی کرکے زائرین کو تنگ کرنا وغیرہ وغیرہ، حرم مکہ میں ایسی چیزوں کا ارادہ بھی عذابِ الیم کا باعث ہے۔

کعبۃ اللہ کی فضیلت، دنیا میں تعمیر ہونے والی سب سے پہلی مسجد۔

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ (آل عمران : 96

بے شک پہلا گھر جو لوگوں کے لیے مقرر کیا گیا، یقیناوہی ہے جو بکہ میں ہے، بہت بابرکت اور جہانوں کے لیے ہدایت ہے۔

ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا : اے اللہ کے رسول ! روئے زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ آپ نے فرمایا: مسجد

حرام۔ پھر پوچھا: پھر کون سی ؟ آپ نے فرمایا: مسجد اقصیٰ۔ پھر پوچھا: ان دونوں کے درمیان کتنی مدت ہے ؟ آپ نے فرمایا: چالیس سال۔ بخاری، ۳۳۶۶

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کعبہ کو قبلہ بنانے کی خواہش۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ پہنچے تو سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے رہے، اور آپ کو پسند یہ تھا کہ آپ کا قبلہ بیت اللہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کا قبلہ ہونا اس قدر پسند تھا کہ قبلہ بدلنے کی امید میں بار بار آسمان کی طرف دیکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا (البقرۃ:144)

یقیناہم تیرے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف پھرنا دیکھ رہے ہیں، تو یقینا ہم تجھے اس قبلے کی طرف ضرور پھیر دیں گے جسے تو پسند کرتا ہے۔ پھر آپ کو بیت اللہ کی طرف منہ کرنے کا حکم ہوا۔

بخاری:۴۴۸۶

مسجد حرام (بیت اللہ) میں نماز ادا کرنے کی فضیلت

مسجد حرام میں نماز دوسری جگہوں پر نماز پڑھنے کی بہ نسبت لاکھ درجہ بہتر ہے۔

چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَلاۃٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلاۃٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔ (بخاری)

میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز ادا کرنا مسجد حرام کے سوا باقی تمام جگہوں کی بہ نسبت ہزار درجہ بہتر ہے۔

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(وَصَلاةٌ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ صَلاةٍ فِي هَذَا) (مسند احمد)

مسجد حرام میں ادا کی جانے والی نماز، میری اس مسجد (مسجد نبوی) کی بہ نسبت سو درجہ بہتر ہے۔

چنانچہ 100 کو 1000 سے ضرب دیں تو یہ ایک لاکھ بنتا ہے اس حساب سے بیت اللہ میں پڑھی ہوئی ایک نماز ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔

کعبہ میں مقام ابراہیم بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ (آل عمران:97) اس میں واضح نشانیاں ہیں، ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ۔

مقام ابراہیم علیہ السلام کی تفسیر میں دو قول ہیں۔

پہلا قول: وہ پتھر جس پر کھڑے ہو کر ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ تعمیر کیا۔ صحیح مسلم میں حجۃ الوداع کے واقعہ میں جابر رضی اللہ عنہ سے مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم طواف سے فارغ ہوئے تو مقام ابراہیم کی طرف آئے اور یہ آیت پڑھی: وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِمَ مُصَلًّى ۔البقرۃ:۱۲۵ پھر مقام (ابراہیم) کو اپنے اور بیت اللہ کے درمیان کر کے دو رکعتیں پڑھیں۔ مسلم:۱۲۱۸

دوسرا قول: تفسیر عبد الرزاق میں صحیح سند کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ہے کہ مقام ابراہیم سے مراد مقام حج ہے یعنی حرم اور عرفات جہاں ابراہیم علیہ السلام نے حج میں قیام کیا۔ چنانچہ اہل علم فرماتے ہیں کہ طواف کی دو رکعتیں حرم میں جہاں بھی پڑھ لے درست ہے۔

قرآن مجید میں اسے (عتیق) قدیم گھر قرار دیا گیا ہے

وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ۔ الحج. آیت 29۔ اور اس قدیم گھر کا خوب طواف کریں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس گھر کو عتیق یعنی مشرکین کی نجاست سے آزاد کیا، یہ مشرکین مکہ کا ظلم تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے آنے والے مسلمانوں کو اس گھر سے روکتے ہیں۔ اور یہ اس گھر کی آزادی پر حملہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ إِنْ شَاءَ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۔ التوبة: 28

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! بے شک مشرک لوگ ناپاک ہیں، پس وہ اپنے اس سال کے بعد مسجد حرام کے قریب نہ آئیں اور اگر تم کسی قسم کے فقر سے ڈرتے ہو تو اللہ جلد ہی تمھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا، اگر اس نے چاہا۔ بے شک اللہ سب کچھ جاننے والا، کمال حکمت والا ہے۔

اس کے دشمن کافر ابرہہ کو اللہ تعالیٰ نے سزا دی۔

ابرہہ، یمن کا ایک نصرانی حاکم تھا۔ ابرہہ نے ایک بڑا گرجا بنا کر یہ چاہا کہ لوگ کعبہ کی طرح اس کی زیارت کے لیے آیا کریں۔ جب وہ اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہو سکا تو وہ ایک بہت بڑا لشکر جس کے ساتھ ہاتھی بھی تھے، اپنے ہمراہ لے کر بیت اللہ کو ڈھانے کی نیت سے مکہ پہنچا۔ جب مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان اس وادی میں پہنچا جس کا نام بعد میں وادی محسر پڑا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے گروہ در گروہ پرندے نمودار ہوئے، جن کے پنجوں اور چونچوں میں کنکر تھے، انھوں نے اس لشکر پر وہ کنکریاں پھینکیں جن سے ابرہہ اور اس کا لشکر ہلاک ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ (الفیل: 1) کیا تو نے نہیں دیکھا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کس طرح کیا۔

أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ (الفيل:2) کیا اس نے ان کی تدبیر کو بے کار نہیں کر دیا؟

وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ (الفیل:3) اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیج دیے۔

تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ (الفیل:4) جو ان پر کھنگر (پکی ہوئی مٹی) کی پتھریاں پھینکتے تھے۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ (الفیل:5) تو اس نے انھیں کھائے ہوئے بھس کی طرح کر دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ اللهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ بخاري: ٢٤٣٤

اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہاتھیوں کو روک دیا اور اس پر اپنے رسول اور ایمان والوں کو غلبہ عطا فرما دیا۔

دجال بھی مکہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ)) (صحیح البخاری:1881)

دجال ہر شہر میں جائے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے ، ان دونوں شہروں کے ہر دروازے پر فرشتے صفیں بنائے ہوئے ان کی نگرانی کر رہے ہونگے ، پھر مدینہ اپنے رہنے والوں کے ساتھ تین مرتبہ کانپے گا جس سے اللہ تعالیٰ ہر کافر و منافق کو اس سے نکال دے گا۔

جو ظالم بھی اس کی آزادی سلب کرنے کی کوشش کرے گا اس کا یہی حال ہو گا۔

عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَغْزُو جَيْشٌ الْكَعْبَةَ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ يُخْسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ بخاري:٢١١٨

ایک لشکر کعبہ سے جنگ کے لیے آئے گا، جب وہ بیداء (مکہ کے باہر کھلے میدان) میں پہنچیں گے تو سب کے سب اول سے آخر تک زمین میں دھنسا دیے جائیں گے۔

یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی بیت اللہ کا حج اور عمرہ جاری رہے گا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَلَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ بخاري: ١٥٩٣

یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی بیت اللہ کا حج اور عمرہ جاری رہے گا۔

جب تک کعبہ قائم ہے تب تک لوگ قائم ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

جَعَلَ اللَّهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ (المائدہ آیت 97)

اللہ نے کعبہ کو، جو حرمت والا گھر ہے، لوگوں کے قیام کا باعث بنایا ہے

کعبہ کے خاتمے سے لوگوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

جب اللہ کو یہ منظور ہو گا کہ یہ کارخانہ عالم ختم کر دیا جائے تو اس وقت بیت اللہ کو اٹھا لیا جائے گا جیسا کہ احادیث میں بیان ہوا ہے کہ قیامت کے قریب (اللہ کی ڈھیل سے فائدہ اٹھاتے ہوئے) جب ایک حبشی کعبۃ اللہ کو گرا دے گا تو اس کے بعد بہت جلد قیامت آ جائے گی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علاماتِ قیامت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ۔ بخاري: ١٥٩١

قیامت کے قریب) ایک پتلی پنڈلیوں والا حبشی بیت اللہ کو گرا دے گا۔

مزید فرمایا: كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا بخاري:١٥٩٥

گویا میں وہ دیکھ رہا ہوں، کالا ٹیڑھے پاؤں والا ہے، اسے ایک ایک پتھر کر کے اکھیڑ رہا ہے۔

کعبہ میں ایک پتھر ہے جو جنت سے نازل ہوا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

نَزَلَ الْحَجَرُ الْأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ (ترمذی 877)۔

حجر اسود جنت سے اترا ہوا پتھر ہے جو کہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا ہے۔

مسجد حرام کی زیارت کے لیے سفر کرنا۔

اللہ کے رسول ﷺ نے اس مسجد کی زیارت کا حکم فرمایا ہے: لا تُشَدُّ الرحالُ إلا إلى ثلاثةِ مساجدَ: مسجدِ الحرامِ، ومسجدِ الأقصى، ومسجدي هذا (صحيح البخاري:1995)

مسجد حرام، مسجد نبوی اور بیت المقدس کے علاوہ (حصول ثواب کی نیت سے) کسی دوسری جگہ کا سفر مت کرو۔

کعبہ کی کشش ہے کہ لوگ اس کی طرف بار بار لوٹتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ مَثَابَةً لِلنَّاسِ وَأَمْنًا (البقرة:125) اور جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لیے لوٹ کر آنے کی جگہ اور سراسر امن بنایا۔ قرآن میں ہی دوسرے مقام پر مکہ مکرمہ کو (معاد) کہا گیا ہے۔ جس کا معنی ہے عظیم الشان لوٹنے کی جگہ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَى مَعَادٍ (القصص:85) بے شک جس نے تجھ پر یہ قرآن فرض کیا ہے وہ ضرور تجھے ایک عظیم الشان لوٹنے کی جگہ کی طرف واپس لانے والا ہے۔ صحیح بخاری (۴۷۷۳) ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اس "مَعَادٍ" سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔

کعبہ کی کشش مقناطیس سے زیادہ ہے۔

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں :فجذبه للقلوب أعظم من جذب المغناطيس للحديد

بیت اللہ کی طرف دِلوں کا کھچاؤ مقناطیس کا لوہے کی طرف کھچاؤ سے کہیں زیادہ ہے۔(زاد المعاد–۱/ ۲۹)

کعبہ کی کشش دعاءِ ابراہیم کی وجہ سے۔

ابراھیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی

فَاجْعَلْ أَفْئِدَةً مِنَ النَّاسِ تَهْوِي إِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِنَ الثَّمَرَاتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُونَ (ابراھیم:37)

(اے ہمارے رب!) کچھ لوگوں کے دل ایسے کر دے کہ ان کی طرف مائل رہیں اور انھیں پھلوں سے رزق عطا کر، تاکہ وہ شکر کریں۔

اس دعا کی قبولیت کا نظارہ ہر مسلمان اپنے دل میں اس گھر کے شوق سے اور وہاں حج وغیرہ کے لیے بار بار جانے والوں کی کثرت سے کر سکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ جو ایک دفعہ مکہ مکرمہ سے واپس لوٹ آتا ہے وہ دوبارہ جانے کی خواہش ضرور کرتا ہے۔

ندائے خلیل کی برکت۔

تمام لوگ اس گھر کی طرف کھچے چلے آتے ہیں اور اس میں جمع ہوتے ہیں۔یہ ان کا حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی ندا پر لبیک کہنا ہے، جو انھوں نے للہ کے حکم سے لگائی تھی جیسا کہ للہ تعالی کا ارشاد ہے:

وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ۔ (الحج:۲۸) اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے، وہ تیرے پاس پیدل اور ہر لاغر سواری پر آئیں گے، جو ہر دور دراز راستے سے آئیں گی۔

بیت اللہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے روانہ ہوئے تو فرمایا: بے شک تو اللہ کے شہروں میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر تیرے رہنے والے مجھے نہ نکالتے تو میں نہ نکلتا، اے بنو عبد مناف! اگر تمہیں اس کی سرپرستی مل جائے تو تم دن یا رات کے کسی بھی حصے میں کسی بھی طواف کرنے والے کو منع نہ کرنا، اگر قریش اترانے نہ لگتے تو میں انہیں اس مقام کے متعلق بتاتا جو ان کا مقام اللہ کے ہاں ہے، اے اللہ! جس طرح تو نے ہمیں رزق عطا فرمایا۔۔) "ان کے پہلوں کو تو نے سزا دی اور ان کے بعد والوں کو عطیات سے نواز۔ (مسند اسحاق بن راھویہ /کتاب المناسک / حدیث:377)۔

اَصحاب الفیل اور خانہ کعبہ کی حفاظت۔

ملکِ یمن کا گورنر (ابرھہ) جب ہاتھیوں کی فوج کے ساتھ خانہ کعبہ پر حملہ آور ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے اس گھر کی حفاظت فرمائی اور حملہ آور فوج کو چھوٹے چھوٹے پرندوں کے ذریعے ہلاک کر دیا۔ یہ بھی اس گھر کی فضیلت کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ ﴿1﴾ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ ﴿2﴾ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ ﴿3﴾ تَرْمِيهِم بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ﴿4﴾ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ ﴿5﴾)الفیل5:105۔

کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں سے کیا سلوک کیا؟ کیا اس نے ان کی تدابیر کو بے کار نہیں بنا دیا تھا؟ اور ان پر پرندوں کے غول کے غول بھیج دیے جو ان پر کنکروں کے پتھر پھینکتے تھے، پھر انھیں یوں بنا دیا جیسے کھایا ہوا بھوسا ہو۔

یہ واقعہ مختصراً یوں ہے کہ یمن میں اہلِ حبشہ کی عیسائی حکومت قائم تھی اور (ابرھہ نامی ایک شخص اس کا گورنر تھا۔ وہ بیت اللہ کی عزت و عظمت سے بہت حسد کرتا تھا اور وہ یہ چاہتا تھا کہ عرب بھر میں صنعاء کو وہی حیثیت حاصل ہو جائے جو مکہ کو حاصل ہے اور خانہ کعبہ کی وجہ سے جو سیاسی، تمدنی، تجارتی اور معاشی فوائد قریشِ مکہ حاصل کر رہے ہیں وہ ہماری حکومت کو حاصل ہوں۔ اسی غرض سے اس نے صنعاء میں ایک عالیشان کلیسا تعمیر کرایا کلیسا کی عمارت خانہ کعبہ کے مقابلہ میں بڑی پر شکوہ تھی لیکن اس کے باوجود لوگ اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے، بلکہ ہوا یوں کہ ایک دن کسی نے خفیہ طور پر اس میں پاخانہ کر دیا جس سے اَبرھہ کو کعبہ پر چڑھائی کرنے اور اسے تباہ و برباد کرنے کا بہانہ ہاتھ آگیا۔ چنانچہ اس نے ساٹھ ہزار افراد پر مشتمل ایک لشکر جرار تیار کیا، اس لشکر میں تیرہ ہاتھی بھی تھے۔ یہ لشکر یمن سے روانہ ہوا۔ راستے میں جس نے بھی مزاحمت کی اسے شکست کا مزہ چکھنا پڑا۔ بالآخر وہ منی اور مزدلفہ کے درمیان ایک مقام 'وادی محسر' میں پہنچ گیا۔ یہاں اس نے ڈیرے ڈال دیئے اور کچھ لوٹ مار بھی کی۔ عبد المطلب جو ان دنوں کعبہ کے متولی اعظم تھے ان کے دوسو اونٹ بھی اس نے اپنے قبضے میں کر لیے۔ اَبرھہ نے اہلِ مکہ کو پیغام بھیجا کہ میں آپ لوگوں سے لڑنے نہیں صرف کعبہ کو ڈھانے آیا ہوں اور میں گفت و شنید کیلیے بھی تیار ہوں۔ اس پیغام پر عبد المطلب اس سے گفتگو کرنے کیلیے اس کے ہاں چلے گئے، پھر ان دونوں کے درمیان ایک مکالمہ ہوا۔ ابرھہ نے پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ عبد المطلب نے کہا: میں اپنے اونٹوں کی واپسی چاہتا ہوں۔ ابرھہ کو بڑی حیرت ہوئی کہ انھوں نے کعبہ کے متعلق کوئی بات نہیں

کی۔ اس نے کہا: میرا خیال تو یہ تھا کہ آپ خانہ کعبہ کے متعلق بات کریں گے! عبد المطلب نے کہا: میں اونٹوں کا مالک ہوں اور ظاہر ہے کہ میں انہی کے متعلق ہی بات کر سکتا ہوں اور جہاں تک خانہ کعبہ کا تعلق ہے تو اس کا بھی ایک مالک ہے جو خود اس کی حفاظت کرے گا۔ ابرھہ نے اونٹ واپس کر دیئے اور عبد المطلب واپس چلے آئے۔ اُدھر ابرھہ نے پیش قدمی کا ارادہ کر لیا لیکن سب سے پہلا کام یہ ہوا کہ خود ابرھہ کے ہاتھی نے خانہ کعبہ کی طرف جانے سے انکار کر دیا۔ اسے بہت سارے تیر لگائے گئے لیکن وہ کسی اور جانب تو چل پڑتا، خانہ کعبہ کی جانب آگے بڑھنے کا نام ہی نہ لیتا۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ نے سمندر کی جانب سے پرندوں کے غول کے غول بھیج دیئے، ان میں سے ہر ایک کی چونچ میں اور اسی طرح دو پنجوں میں ایک ایک کنکر تھا، پرندوں نے وہی کنکر ابرھہ کے لشکر پر پھینک کر اسے تباہ وبرباد کر دیا۔

مکہ کی محبت دل میں کیوں ہے؟

مکہ مکرمہ محض ایک شہر نہیں، بلکہ توحید، نبوت، وحی، عبادت، حج اور اسلامی تاریخ کا عظیم مرکز ہے۔ یہ وہ سرزمین ہے جہاں سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی، جہاں سیدنا اسماعیل علیہ السلام نے پرورش پائی، جہاں نبی کریم ﷺ پیدا ہوئے، جہاں قرآن کی پہلی آیات نازل ہوئیں، جہاں توحید کی دعوت بلند ہوئی اور جہاں آج بھی دنیا بھر کے مسلمان اپنے رب کے حضور جھکتے ہیں۔ یہ صرف ایک شہر نہیں... یہ توحید کی سرزمین ہے۔ یہ وحی کی سرزمین ہے۔ یہ بیت اللہ کی سرزمین ہے۔ یہ ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام کی یادگار ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی جائے ولادت ہے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں دنیا بھر کے مسلمان ایک اللہ کے سامنے جمع ہوتے ہیں۔

اے اللہ! ہمیں اپنے مقدس گھر کی بار بار حاضری نصیب فرما، حج و عمرہ قبول فرما، اور ہمارے دلوں میں مکہ مکرمہ اور بیت اللہ کی سچی محبت ہمیشہ قائم رکھ۔

یا اللہ !اسلام اور مسلمانوں کو غلبہ عطا فرما، شرک اور مشرکوں کو ذلیل فرما، یا اللہ !دین کے دشمنوں کو نیست ونابود فرما، یا اللہ! تمام مسلمانوں کے تمام ممالک کو خوشحال اور امن کا گہوارہ بنادے۔یا اللہ! حرمین شریفین کی خدمت کیلیے کام کرنے والے لوگوں کو کامیاب فرما، یا اللہ!ان کے اجر وثواب میں اضافہ فرما، یا اللہ!انہیں اپنے ہاں پسندیدہ لوگوں میں شامل فرما، یاذوالجلال والاکرام!

جمع وترتیب: محمد قاسم